Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنہ

نمبر ۶، ۷، ۸ جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ھ مطابق جون جولائی اگست ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ فی نمبر بستور یعنی نوآبوں رئیسوں سے سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اضیاء سے ۵ مگر مشتہرین سے بمعہ کہ وسعت لوگوں سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو اشاعت کریں دعا خیر

خط و کتابت دارسال زر بتہم کے پوری نام و خطاب سے حسب شان بل تا اطلاع ثانی ہونا چاہئے

اور سیل ارسال زر بیرنگی آنا دیا نہ دی اور کوئی نمبر وزیر تہم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض الحق نامی پت تمامت پیشہ ہمدرد۔ گرچشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہروں میں ہمارا رشتہ ہمدردی بتاکر ہمارے نام کے جعلی مخطوط دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگوں سے وصول کرتا تھا اب کی دفعہ اس نے اشاعۃ السنہ نمبر ۶ کے نمبر ۶ کے معمول اشتہار میں جو ہمارا ذکر نام بنام لکھا حال بتایا گیا تھا اور اسکی بدولت ہمیشہ اسی اشتہار میں اسکی خیال بھی یہ فقرہ لکھا جاتا ہے کہ "ارسال بذریعہ منی آرڈر یا بنڈی کی کوئی اور سبیل نہ ہو"۔ اب اس نے اپنے ہاتھ کو اور پیسا لیا ہوا اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگوں کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگوں سے ہمارا نام لیکر قرض اٹھایا اور ادا نہیں کیا کسی سے کچھ مدد پیشہ لیا تو دوسرے نہیں خبایت جگہ بتا دیتے ہیں کہ فلاں جگہ سے لے لو۔ ہم نے اس کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی مہر شدہ نام کے چندہ بنام سجدہ کہا کر روپیہ وصول کرنا چاہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و سجدہ دیکر وصول کر لیا۔ لہذا محض حسبۃ للہ لوگوں کے اموال حقوق کی صیانت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچیں۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکی دہوکہ نہ آجائیں بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ بتاکر ہمارا خط دکھا کر جو کوئی کسی سے کچھ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اسکا اعتبار نہ کریں اور یہ سمجھ لیں کہ اس مضمون کے خط و لکھنے کی ہمیں عادت نہیں۔ نہ اسماء المدین دین شمل اشاعۃ السنہ سے کچھ تعلق ہے یا ستعرہ اشخاص کے نہ ہو کچھ اپنا روپیہ بجز اشخاص ستعرہ کسی کے ہاتھ میں دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

اشاعۃ السنہ

نمبر ۶ و ۷ و ۸ — جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سی سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیا سی ۵ متوسط اہل وسعت سی ۸ کم وسعت لوگون سی ۱۲ بے وسعت اہل علم سی جو اسکی اشاعت کرین **دعا خیر**۔

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سی حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض الحق نامی پست قامت پیوستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کی اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتاکر ہمارے نام کے جعلی خطوط دکہاکر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکو انسداد کے لئے اشاعۃ السنہ ۸۳ کے نمبر ۴ کے معمولی اشتہار مین مجملاً بلا ذکر نام اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ اب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچہہ عاریۃً لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستین چندہ بنا مسجد دکہاکر روپیہ وصول کرنا چاہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید بنکر وصول کر لیا۔ لہذا محض حسبۃً للہ لوگون کے اموال و حقوق کی صیانت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچین۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آجائین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتاکر ہمارا خط دکہاکر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اسکا اعتبار نکرین اور یہہ سمجہہ رکہین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہین۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہ ہو جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

براہین احمدیہ
پر
ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہو کر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم قبل اسکے کہ اس پر اپنی رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی تلخیص مناسب سمجھتے ہین تاکہ بحکم شک آنست کہ خود ببینکہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے حصہ اول مین تو صرف سبب تالیف بیان ہوا ہے اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر حد اتمام کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہے اس اشتہار پر بھی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اٹھایا تو اس سے کس دانا کس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہے جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جسپر اونکے علم و خیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف و فتوت کے خلاف ہے۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس حصہ دوم مین ایک مقدمہ ہے جسمین امور ذیل کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے غرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہے اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران و نبوت محمدیہ ہے چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات و اعتراضات مذاہب غیر کے ذکر و جواب پر موقوف ہے لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

تعرض ہوا ہے۔

اس امر اول کے ذیل مین چار حاشیہ بیان ہوے ہین حاشیہ نمبر ۱ مین فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ مین قرآن شریف کا اب کتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا۔ حاشیہ نمبر ۳ مین عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا۔ حاشیہ نمبر ۴ مین صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور مدد الہام کا محتاج ہونا۔

امر دویم۔ اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو بتما مہا نقل کر کے اسکا جواب دین اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو اس جواب کی طرز کی ہدایت۔

امر سویم۔ جو دلایل اس کتاب مین بیان ہوے ہین وہ قران سے ماخوذ ہین۔ مخالفین بھی جو دلایل پیش کرین اپنی کتاب سے نکالین اپنی طرف سے نکالکر پیش کرینگے تو وہ دلایل انکے خیالی نکات بعد الوقوع قرار دیے جاوین گے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھے جاوینگے۔ اس امر کے ذیل مین ایک حاشیہ نمبر ۵ مرقوم ہے جسمین اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہے۔

امر چہارم اس کتاب مین کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا گیا۔ مخالفین بھی اس امر کی رعایت کرین۔ پنڈت دیانند پیشوا ے آریہ کی طرح انبیا کی جناب مین بے ادبی و گستاخی سے پیش نہ آوین۔

اسکے ضمن مین پنڈت دیانند کی زیادتیون اور بدگوئیون کا بیان اور انکے عقاید باطلہ کی تفصیل۔

اس امر (چہارم) کے ذیل مین نمبر ۶ سے ۱۰ تک حواشی مرقوم ہین حاشیہ نمبر ۶ مین عیسائیون کی زیادتیون اور بے تہذیبیون کا ذکر ہے اور حاشیہ نمبر ۷ مین آریہ کی سوانحی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۸ مین چاردن وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۹ مین آنحضرت کے خاتم الرسل

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیوں ہو گیا اور حاشیہ نمبر ۱۰ امین نزول قرآن کی ضرورت کا ثبوت اور اسمین پادریون کی شبہات کا جواب۔

اس حصہ کے اخیر مین اس کتاب کے فوایدجسب تفصیل ذیل بیان ہوے ہین۔ (۱) یہہ کتاب جملہ شبہات دینیہ پر شتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہی۔ (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث و نکتہ چینی کی گئی ہے۔ (۵) اس کتاب مین اسرار و معارف قرآن شریف بیان کئے گئے ہین جسکی نظیر سے یہہ کتاب بنزلہ ایک تفسیر کے ہی (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سے استدلال کیا گیا ہی جس سے ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہی۔

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین پہلی فصل کتاب کا آغاز ہی جسمین قرآن شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہی۔ اس مقصود سے پہلے چند تمہیدات کے ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہی جنکا بیان مولف نے قبل مقصود ضروری سمجھا۔ تمہید اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہی کہ بیرونی سے وہ واقعات خارجی مراد ہین جسکی نظیر سے اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اندرونی سے اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات۔

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار اخذون کی تشریح ہے۔

(۱) وہ امور خارجی جو محتاج الصلاح تھے۔ (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد)۔

(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تھے۔ (جیسے تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

---

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اخیر زمانہ مین وہ تعلیمات بھی مکمل نہین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہی کہ اسکی تعلیمات کو فی نفسہا ناقص فرض کرنے سے اسکے متعلق

(3)

کی نسبت ناقص و غیر مکمل نظر آتی ہین -

(۳) امور قدریہ جو بغیر وسید انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئے ہون -

(۴) امور غیبیہ جو ایسے شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو جیسے کسی اَن پڑھ کا اشارات حکیمہ و دقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہے کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا دساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بمثیل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اور اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہے اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہے کہ کتاب الہامی کا بمثیل ہونا ضروری ہے اور اسکے بمثیل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون** کے **اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہے -

(۱) بہت سے کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و نفیر بے نقط فیضی) پھر کسی کلام کے بمثیل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قرآن مجید کا بمثیل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

اس تمہید (سوم) کی تائید مین حاشیہ نمبر ۱ مرقوم ہے جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو ستران صفحہ مین لکھا گیا ہے اور ہنوز پورا نہین ہوا - اس حاشیہ کے چار حاشیہ در حاشیہ ہین جو جلد ۷ ۱۴۱ صفحہ ۳۴۶ صفحہ مین اس حاشیہ کے شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکے حواشی کے سبھی مطالب کی تلخیص کی ہمارے رسالہ مین گنجایش نہین مگر ہم بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین -

---

نقصان کا الزام مایہ ہوتا ہے تعالی اللہ من ذالک علوا کبیرا اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۲ کا صفحہ ۲۳ ملاحظہ کرے مولف کی کلام مین گو یہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر اسکا حاشیہ نمبر ۱ اس قید کی طرف مشعر ہے -

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب۔

نمبر صفحہ*	مطالب
۱۴۶	اس شبہ کا جواب کہ حروف اور کلمات مفردہ مین کلام خدا اور کلام بشر مین مشارکت ہے پھر وہ بمثل کیونکر ہوا
۱۴۸	الہامی کتاب کی خاصیت (جو قانون قدرت مین پائی نہین جاتی) یقین وجود خالق وجزا وسزا۔
۱۴۹	قانون قدرت سے خدا کے موجود ہونیکا ثبوت نہین ملتا گو اسکی ضرورت ثابت ہوتی ہے اور جزا وسزا کا بھی اسمین ثبوت پایا نہین جاتا۔
۱۵۵	الہام کی نسبت برہم سماج کے پہلے اعتراض کا کہ "الہام کی ضرورت نہین" جواب
۱۶۶	آسکے اعتراض دوم کا کہ "الہام کے ضروری ہونے سے اسکا موجود ہونا ثابت نہین ہوتا"۔ جواب۔
۱۶۷	آسکے اعتراض سوم کا کہ "عقل جسقدر مفید معرفت ہے نجات کے لئے کافی ہے"۔ جواب۔
۱۶۹	آسکے اعتراض چہارم کا کہ "الہام ضروری اور عقل ناکافی ہے تو ہر ایک بشر کو الہام کیون نہین ہوتا"۔ جواب۔
۱۷۶	عیسائیون کے اس اعتقاد پر کہ "انبیا کے لئے تقدس اور عصمت اور محبت الہی حاصل نہین" اعتراض۔
۱۸۳	برہم سماج کے اعتراض پنجم کا کہ "مدار نجات قران ہے تو یہ تمام معمورات مین شایع کیون نہین ہوا۔
۱۸۸	مورد الہام ہونے مین تفاوت مراتب اشخاص کی حکمتون کا بیان۔

* پہلے صفحات حاشیہ مین جو تین کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔

۱۹۱ برہم سماج کے اعتراض ششم کا کہ "قانون قدرت جو کبھی بند نہیں ہوتا رہتا ہے نہ الہام جسکا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے" جواب

۱۹۹ ناظرین قانون قدرت کا شرک سے بچنا۔

۲۰۳ انکے اعتراض ہفتم کا کہ "کسی کتاب کی تمام صداقتیں ختم نہیں ہوسکتیں" جواب

۲۰۸ انکے اعتراض ہشتم کا کہ "انسان کا خدا سے ہمکلام ہونا بے ادبی ہے" جواب

۲۱۰ انکے اعتراض نہم (جسمین نیچری بھی انکے شریک ہین) کہ آسمان سے کلام خدا کا نازل ہونا نامتصور ہے اور الہام ان خیالات سے بڑھکر نہین جو عقلمند وں کے دل سے اوٹھتے ہین" جواب

اس جواب کے ضمن مین کئی اور مطالب بیان ہوئے ہین اور کئی اعتراضون کے جوابات ادا ہوئے ہین

۲۱۱ (۱) صاحب الہام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہین۔ (۲) سولف کا دعوی کہ جسکو الہام ہو

۲۱۵ شک ہو ہم اسکو مشاہدہ کر دیتے ہین بشرط صدق۔ (۳) بجز بے روان قران کسی

۲۱۷ عیسائی یہودی آریہ برہمو کو یہ الہام نہین ہوتا۔ (۴) اس اعتراض کا کہ تبعض امور

۲۱۸ غیبیہ نجومی رمال میرزم بھی بتا دیتے ہین" جواب (۵) قران شریف کی چند پیشین گوئیان

و ۲۱۹ متضمن امور غیبیہ۔ (۶) اس اعتراض کا کہ "انبیاء کا کیف مین کیون رہنا" جواب

۲۶۳ برہم سماج کے اعتراض دہم کا کہ "اعتقاد الہام ترقی فکر و عقل سے مانع ہے" جواب

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے دو حاشیہ مندرج ہین **حاشیہ در حاشیہ** نمبر ۱ و ۲۔

* ۲۱۷ **حاشیہ در حاشیہ** نمبر ۱ مین **مولوی ابو عبد اللہ غلام علی قصوری** صاحب کے انکار الہام اولیاء اللہ کا جواب ہے۔

۲۲۳ الہام اولیاء کے پانچ صورتون مین سے **پہلی صورت** - حالت غنودگی مین

* یہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ ہین جو حاشیہ کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا۔

مین بعض کلمات کا نرمی یا سختی سی جاری ہونا۔

۲۳۶* صورت دوم۔ کامل بیہوشی کی بعد افاقہ مین ایک موزون ولطیف کلام کا جاری ہونا

۲۴۴ اس شبہ کا کہ "ایک ادنی امتی اس شرف سی کیونکر مشرف ہو سکتا ہی" جواب

۲۴۷ صورت سوم۔ بلا بیہوشی وغنودگی کوئی کلمہ دل مین آجانا۔

۲۴۸ صورت چہارم۔ سچی خوابین جنمین کوئی غیبی امر خدا کی طرف سی منکشف ہو یا کوئی فرشتہ انسانی شکل مین متشکل ہو کر کوئی بات بتاوی۔

۲۵۸ صورت پنجم۔ خارج سے کوئی آواز سننا۔

۲۶۴ اس قسم کے الہامون پر قران کی شہادت اور الہامات خضر علیہ السلام کا ذکر۔

" حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ مین عیسائیون کے اس اعتراض کا کہ قران نی کونسی نئی عمدہ تعلیم کی ہی جو انجیل مین نہ تہی" جواب

تلخیص مطالب حصہ چہارم کتاب

حصہ چہارم مین فصل اول کا تتمہ ہی اور تمہید سوم کا تکملہ اور تمہید سوم کی متعلق اعتراضات مخالفین (جنمین دو اعتراض حصہ سوم مین منقول ہو چکی ہین) کا بقیہ جوابات۔

۲۹۷‡ اس اعتراض (نمبر ۳) کا کہ "بولی انسان کی ایجاد ہی پہر اسمین انسان کی ترقی اعلی مراتب کمال تک کیون ناممکن ہے" جواب

۳۰۹ سب بولیون کا خالق خدا تعالی ہی۔

۳۱۷ اس اعتراض (نمبر ۴) کا کہ "بولیون مین ہمیشہ تصرف وتبدل ہوتی ہین" جواب

۳۲۶ اس اعتراض (نمبر ۵) کا کہ "کیون جایز نہین ہی کہ طبعی طور پر بولیان ایجاد ہوئی ہون" جواب

۳۳۹ مختلف بولیون مین القا والہام ہونا۔

۳۵۹ اس اعتراض (نمبر ۶) کا کہ "جنگلیون کو بذریعہ الہام کسی بولی پر کیون مطلع نہین کیا جاتا" جواب۔

۳۷۳ آریہ کے اس خیال کا ابطال کہ پرمیسر کی بولی صرف سنسکرت ہی باقی بولیان سب مخلوق

‡ یہہ نمبر صفحات متن مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کی بعد خط فاصل دیکر لکہا گیا۔

کی ایجاد ہین۔

۳۷۹ اس اعتراض (نمبر ۷) کا کہ "خدا تعالی نے ایک بولی پر کیون اکتفا نہ کیا" جواب

۳۸۱ **تمہید چہارم مین** یہہ بیان ہے کہ قانون قدرت کی عجائبات بہی ایسی ہین جو بادی النظر سے معلوم نہین ہو سکتے غور سے دریافت ہوتی ہین ایسا ہی خدا کا کلام ہو تو کسی اعتراض کا محل نہین۔

۴۲۲ عام اصول نجات کی آسان اور واضح ہین۔

۴۲۸ **تمہید پنجم** مین یہہ بیان ہے کہ معجزات معقولی کو معجزات منقولی پر ترجیح ہے۔

۴۳۴ انجیل کے معجزہ منقولی (شفاء بیماران) پر بحث

۴۶۳ تازہ مردہ کبہی نمک مین دبانے سے زندہ ہو جاتی ہے۔

۴۶۷ **تمہید ششم** مین یہہ بیان ہے کہ ان غیبی خبرون کو جو قدرت الہی کی متضمن ہون اُن خبرون پر ترجیح ہے جو صرف اخبار ہون۔

۴۷۰ **تمہید ہفتم** مین یہہ بیان ہے کہ قران کے علوم و معارف ایک امی کی زبان سے ظاہر ہونا عجیب بات ہے۔

۴۷۳ آن حضرت کے اُمّی ہونے کی دلیل۔

۴۸۹ مخالفین کی ان باتون کا کہ "محمد کو کسی بشر یا جنات نے قران سکھایا ہے" جواب

۴۹۹ **تمہید ہشتم** جو امر خارق عادت کسی ولی سے سرزد ہوتا ہے وہ اوس ولی کے متبوع نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔

ان تمہیدات ہشتگانہ کے بعد اس حصہ (چہارم) مین فصل اول کے پہلے باب کا آغاز ہے جسمین قران شریف کی حقانیت پر بیرونی شہادتون کا بیان ہے از انجملہ پہلے دلیل (یا شہادت) کے بیان مین چند ایات قرانی کا ذکر ہے جنکا یہہ مضمون ہے کہ دنیا مین کفر وغیرہ برائیان عام و تام ہو رہی تہین اسلئے اور اس حالت مین خدا نے رسول بہیجا۔

۵۴۹ ان ایات سے استدلال کی وجہ۔

۲: یہہ نمبر صفحات ملتی ہین

۵۵۲ ان مقدمات کا ثبوت جنپر اس استدلال کا مدار ہے خدا تعالیٰ جسمانی اور روحانی حاجتوں کے وقت مدد کرتا ہے۔

۵۵۶ برہم سماج پر اس دلیل سے الزام

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہوا اب اس حصہ کے حاشیہ نمبر ۱۱ اور اسکے حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

۲۷۹ برہم سماج کے اعتراض دہم کا تتمہ جواب

۲۸۵ اس اعتراض کو ایک ضمیمہ کا کہ "الہام قید ہے اور ہم آزاد" جواب

۲۸۶ اس اعتراض کے دوسرے ضمیمہ کا کہ "الہام خلاف فطرت ہے" جواب

۳۰۱ عقل بلا مدد الہام صدق و دفا کے محافظ نہیں۔

۳۱۹ پنڈت شیونرائن اگنی ہوتری کے "ریویو براہین احمدیہ" کا جواب

۳۲۰ پنڈت کو رجسٹر و خطوط کی ذریعہ سے الہامات کا مشاہدہ کرادینے کا وعدہ بشرط اختیار اسلام بعد مشاہدہ۔

۳۲۷ پنڈت کے اس اعتراض کا کہ "رسول کی شناخت کے لئے بجز فطرت کون گواہ ہے پھر وحی و نبوت رہنما کیوں نہیں ہو سکتی" جواب۔

۳۲۹ پنڈت کے اس دعوی کا کہ قرآن سے بہتر تصنیف ہو سکتی ہے" جواب

۳۳۱ پھول گلاب کی جنس خواص کا بیان۔

۳۳۳ سورہ فاتحہ کے بے مثل خواص۔

۳۴۹ سورہ فاتحہ کے خاصہ حصول صفائی دل۔

۳۴۷ سورہ فاتحہ کے معارف و اسرار۔

---

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہیں جو متن کے متصل خود خاص نگار نے لکھا یا۔

۳۶۰*	بسم اللہ پر پادری عماد الدین کے اعتراض کا جواب۔
۳۶۳	پادری کو بامحاورہ عربی بولنے پر انعام کا وعدہ۔
۳۶۵	دنیا مین بجز اسلام کوئی مذہب نہین جو خدا کی نسبت اس تنزیہ کا اعتقاد رکھتا ہو جو الحمد للہ سے ثابت ہے۔
۳۶۵	ہندوؤن اور آریہ کا اعتقاد ربوبیت مین شرک۔
۳۶۷ ۳۶۸	عیسائیون کا عقیدہ شرکیہ
۳۷۱	بدھ کا عقیدہ شرکیہ اور عیسائیون کا اس سے بڑھکر۔
۳۷۱	الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کے معارف۔
۳۸۲	ان اوصاف کی چار صداقتین۔ خدا کا رب ہونا۔ رحمن ہونا رحیم ہونا۔ جزا و سزا کا مالک ہونا۔
۳۸۶	یہہ صداقتین دنیا سے اٹھ چکی تھین تو قرآن نازل ہوا۔
۳۸۷	یہودیون مین ان صداقتون کا پایا نہ جانا۔
۳۹۰	عیسائیون مین انکا پایا نہ جانا۔
۳۹۲	ہندون اور آریہ مین انکا پایا نہ جانا۔
۳۹۶	برہم سماج مین انکا پایا نہ جانا۔
۴۳۹	سورہ فاتحہ کی باقی تین صداقتون کا بیان اور اقوام غیر کا ان سے محروم ہونا۔
۴۷۳	آریہ وغیرہ کا ان صداقتون سے بیخبر ہونا۔
۴۷۶ سے ۵۰۳	سورہ فاتحہ کے اسرار و لطایف خمسہ۔
۴۹۰	قرآن شریف کے مقاصد عشرہ۔
۵۰۰	سورہ فاتحہ کے خواص روحانی از انجملہ اسکے ورد سے مورد الہام ہو جانا۔
۵۰۰	[illegible] تجربہ و مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط صدق و اختیار اسلام بعد مشاہدہ
۵۰۰	پنڈت دیانند سے تجربہ و مشاہدہ کا وعدہ بذریعہ خطوط [illegible] بشری شدہ۔
۵۰۰	پادریون کا وعدہ بشرط صدق و ارادت۔

* دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

۵۴۹ لوگون کے اس شبہ کا کہ "یہہ لطایف مسلمانون کے اپنی ایجادات اور ذہنی نکات ہین" جواب

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱
مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہی اور دو حاشیہ در حاشیہ اَور ہین نمبر ۳ و ۴۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ

۲۸۳ قران کی دقایق و اسرار جو بیان ہوئی ہین پہلی کسی کتاب مین پائی نہین جاتی۔
۲۹۳ نور افشان کی اس سوال کا کہ "منجی صادق کی علامات و شرایط کیا ہین" جواب
۳۰۲ نجومیون اور جوتشیون کی پیش گوئی کا بے اعتبار ہونا۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

۳۳۰ عیسائیون سے خطاب اور یہہ بحث کہ اناجیل اربعہ سبہی الہامی نہین۔
۳۳۳ عیسائیون کی اس دلیل کا کہ "انجیل کی تعلیم حلم اسکی بے مثل ہونے پر دلیل ہی" جواب
۳۳۷ بت پرستون مین اس سی زیادہ حلم کی تاکید ہی۔
۳۴۵ بحکم فطرت حلم و غضب دونو ضروری ہین۔
۳۵۶ قران کا حکم اسکے مطابق ہے۔
۳۷۳ فیضی کی تفسیر بے نقط کے معارضہ کا جواب۔
۳۸۴ قران کا لغو و فضول کلام سی پاک ہونا۔
۳۹۷ آریہ کے دعوی فصاحت و الہام وید کا جواب۔
۳۹۹ وید شاعرانہ کلام ہے۔
۴۰۳ وید مین شرک کی تعلیم ہے۔

---

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کی متصل خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔

۴۰۰ [illegible] شرکت [illegible] تسلیم شرک۔

۴۰۰ اسکے مقابلہ مین قرآن کی تعلیم توحید۔

۴۰۰ قرآن کے متابعت کے آثار۔ (۱) کشف حقایق والہامات۔ (۲) اخلاق فاضلہ

۴۵۵ الہام کا تجربہ و مشاہدہ کرانیکا وعدہ بشرط صدق وارادت۔

۴۶۱ مسیح کا کوئی معجزہ نہ دکھانا۔

۴۶۸ مولف کے الہامات ہندی وفارسی وانگریزی وعبرانی۔

۵۰۱ جو خوارق پہلے نبی چھپ کر بتاتے تھے وہ اب سید الرسل کے خادم (اپنے آپ کو مراد رکھتے ہین) علانیہ طور پر دکھاتے ہین۔

خلاصۂ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

۵۴۴ ایک شخص منکر الہام اولیاء کے سوالات کا جواب۔

۵۴۵ الہامات اولیاء امت محمدیہ کا ذکر۔

۵۴۹ مولف کے الہامات کا ذکر۔

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب ہم اس پر اپنی رای نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین ظاہر کرتے ہین۔ ہماری رای مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آیندہ کی خبر نہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اسکا مولف بہی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مالی و جانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بہی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھہ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس

آگر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔

مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و حقیت اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانوں ہی نے انکار کیا ہے اور یہ سبق اتجعلون رزقکم انکم تکذبون اس احسان مولف کے مقابلہ میں کفران کرکے دکھا دیا۔

آپکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہیں جو اس کتاب

+ اور تسہ و لودیانہ وغیرہ کے ساکنین۔

* **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار، کفران پر امت لودیانہ کے بعض مسلمانوں کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جسکے ظاہری دو سبب ہیں۔ ایک یہ کہ انکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔ اور اس کتاب میں اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجایز لکھا ہے۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو منکر جہاد سمجھتے ہیں اور از راہ تعصب و جہالت اسکی بغض و مخالفت کو اپنا فرض خیال کرتے ہیز گر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر تو منکر جہاد نہیں کہہ سکتے اور عوام مسلمانوں کے روبرو اس بد سے انکو کافر نہ بنا سکتے ہیں لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل میں کہتے ہیں۔ اور بجز خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہیں کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ میں کرتے اور یہہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت اور نزول قرآن اور تحریف آیات قرانیہ پائی جاتی ہیں) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔

موقع جلسہ دستار بندی آپ جانتے ہیں کہ ان پیچھے اور اسی لئے فتوی تکفیر مولف براہین احمدیہ کے لکھ کر لے گئے اور علماء دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے اپنے دستخط و مہر ثبت کرنیکے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا پانخانہ سا تھا کہ کتاب براہین احمدیہ میں کچھ اثر پایا نہ جاتا تھا لہذا علماء دیوبند و گنگوہ نے ان فتووں پر مہر و دستخط کرنے سے انکار کیا اور ان لوگوں کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بھی انکا اس تکفیر میں موافق نہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوئے اور بلا ملاقات وہاں سے بھاگے اور کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ

سے اخص بہ کمالات ہیں۔ ان الہامات کو **بعض** مسلمان تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہیں اور **بعض** لودیانہ والے تو کھلا کفر قرار دیتے ہیں **فریق اول** (اگر تمام مسلمان نہیں تو اپنے انکار کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ الہام غیب لایعلم الا اللہ وحی خفی ہے جو نبیا کے سوا کسی کو نہیں ہو سکتا اور آجتک کسی کو نہیں ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہیں تو ان کو ولی سے کیا خصوصیت ہے یہ خطرات کاذب انسان بلکہ حیوان مجنون وغیرہ کو بھی ہوتے ہیں۔

کے مصداق ہے

ناظرین انکا یہ حال سنکر متعجب ہوں گے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہیں جو مسلمان وقت کے مخالف ہو کر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے رجسکے ظل حمایت میں بامن شعار مذہبی ادا کرتے ہیں) جہاد کو جائز سمجھتے ہیں انکے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم اُن حضرات کے نام بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ وہ مولوی **عبد الغفور** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہیں جن سب کا شمار سنہ ۱۸۵۷ء سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ وغیرہ میں ظاہر ثابت کر چکے ہیں اور اب بھی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کر سکتے موجود و دستیاب ہیں اگر وہ یا کوئی انکا واقف متقدار اس سے انکار کرے۔

دوسرا سبب یہ کہ انہوں نے باستعانت بعض معززان اسلام لودیانہ (جنکی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و ملت میں کوئی شک نہیں) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودیانہ ایک مدرسہ قائم کرنا چاہا تھا اور اس مدرسہ کے لئے لودیانہ میں چندہ جمع ہوا تھا کہ اُن ہی دنوں مولف براہین احمدیہ باستدعاء ان اسلام لودیانہ پہنچ گئے۔ اور انکی صحبت کے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ جس برکات و اثر صحبت کو دیکھکر اکثر چندہ دہندوں کی رائے بدل گئی اور چندہ کے بہت سے روپیہ بیع و اشاعت براہین میں خرچ ہونے کی خواہش ظاہر کر دی۔ اس پر مولوی صاحبان مذکور تہدید ست ہو کر اپنے متبعین کو مولف براہین کی تکفیر پر آمادہ کیا۔ بیچارے نادان لوگوں نے حضرت کو مرتد کہا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا۔ بیچارے نادان لوگوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہی اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہی اور اون ایات قرانیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاے سابقین کے خطاب مین وارد ہین سورد نزول قرار دیا ہی۔ از انجملہ چند ایات موترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین۔

۱	(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹)	اے رسول تو کہدے اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسے پیار کریگا۔
۳	(۲) یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر (المدثر ع ۱ ب صہ ۴۴۲)	اے (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑ جانے والے اُٹھ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔
۳	(۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاھلین (الحجر ع ۶ - ب صہ ۵۰۳)	اے نبی پکار کر کہدے جو تجھے حکم ملا ہی اور جاہلون سے مونہہ پھیر لے۔
۴	(۴) وقالوا لولا نزل القراٰن علی رجل من القریتین عظیم (زخرف ع ۴ ب صہ ۵۰۳)	مشرکون نے کہا کہ یہہ قران دو بستیون کے اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اترا۔
۵	(۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم۔ (نحل ع ۸ ب صہ ۵۰۴)	ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلے امتون کی طرف رسول بہیجے پر شیطان نے انکو اُن کے بد اعمال اچھے کر دکھائے۔
۶	(۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ (حم السجدہ ع ۱ ب صہ ۵۱۱)	تو کہدے (اے نبی) مین تمہارے جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہی۔

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کراوینگے۔ وباللہ التوفیق۔

امرتسر کے مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نادانی اور بیوقوفی اور کسیقدر (الی اللہ) اس سے کوئی تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھ عداوت نہین ہی۔

۷ ۔ انی مخلک مع من معک جاعلک ناطقا و مقربک ویدنک ویتخذ منک ۔ (ب ص ۵۵۵)	اے نبی میں تجھے کھلی کھلی فتح دیتا ہوں تا تیرے پچھلے گناہ معاف کریں۔
۸ ۔ انا اعطیناک کوثرا فصل لربک وانحر ۔ (ب ص ۵۵۷)	اے نبی ہم نے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہے پس تو خدا کے لئے نماز پڑھ۔ اور قربان کر
۹ ۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ (آل عمران ۶ ب ص ۵۶۱)	اے عیسیٰ میں تجھے فوت کرنیوالا ہوں۔ اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیرے پیروؤں کو تیرے منکروں سے قیامت تک اونچا رکھنے والا۔
۱۰ ۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (بنی اسرائیل ۱۲ ب ص ۶۹۰)	ہم نے قرآن کو حق کے ساتھ اتارا ہے اور یہ حق کے ساتھ اترا ہے۔
۱۱ ۔ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ (بقرہ ۴ ب ص ۴۹۶)	اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہو

اسی قسم کی بیسیوں آیات اور میں جنکے مورد نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہے علاوہ بران بہت سی عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسے اس کتاب میں درج ہیں جنسے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہ فقرات (عربی زبان میں)

انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی (ب ص ۵۵۹)	تو ہماری بارگاہ میں صاحب وجاہت ہے۔ ہم نے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے
انا نزینہ وقریب من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (ب ص ۵۵۹)	ہم نے اسکو یا اوسکے الہامات کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور ہم نے اسکو حق کے ساتھ اتارا ہے اور حق کے ساتھ اترا ہے۔

آیات و فقرات مذکورہ بالا سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مولف کتاب نے اپنے دعوی نبوت کے شان و شباب میں دعوی میں اپنے آپ کو مخاطب ٹھہرایا ہے اور ان

کمالات کا (جو آیات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پہر اوسکے دعوی نبوت مین کیا کسر رہی -

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام آیات قرآنیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکھتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرآنیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے تو اس سے قرآن کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان آیات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئے ہین قرآن تو کہا نہین جا سکتا - اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرت ؐ کے خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت و الفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بیمثل ہونا کہان باقی رہا اور دعوی اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا -

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر **کئی اعتراضات*** اور بہی کرتے ہین جن سے ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو **ازان جملہ** ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے ھذی الیک بجذع النخلہ سے جو بصیغہ تانیث ہے مولف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات -

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوے ہین اور انگریزی ایسی بُری زبان ہے کہ اوسکے پڑہنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہے پہر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنما ہے کیونکر ممکن ہے - **ازانجملہ** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعوی کیا ہے حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجہتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکہا ہے کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہے اور عامہ کتب مین لکہا ہے کہ ادلہ شرعیہ چار ہین جنمین کشف و الہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا -

الالہام لیس من اسباب المعرفہ بصحۃ الشی عند اہل الحق

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی **مذہبی نکتہ چینی** ہے - **بعض** حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر

* یہہ اصول اعتراضات ہین - انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر و جواب ان اعتراضات کے جوابات کی

پولیٹیکل مکتہ چینی بھی کی ہے اور بوجہ شدت حسد وعناد وبغرض فتنہ وفساد بعض لوگوں کے عوام میں یہ بات شایع کردی ہے کہ یہ کتاب گورنمنٹ کے مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولیٹیکل سرداری کا بھی اسمیں دعوی کیا ہے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنے غلبہ اور نسخ کی بشارتیں اور اپنے مخالفین کی شکست وہزیمت کی خبریں اسمیں درج کی ہیں۔ اس **بھتان** وافترا پردازی سے شاید انکی **غرض** یہ ہو کہ یہ بہتان عوام میں شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاے۔ اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہوجاے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اسکے مولف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو۔

ہر چند کہ اپنی بیدار مغز عاقب اندیشی **گورنمنٹ** سے یہ توقع (یا اندیشہ) نہیں کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد وعناد باتوں کی توجہ کرے اور کسی منفسد خود غرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے اور خاص اسکا خیر خواہ ہونا اسکی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے) کسی قسم کی مزاحمت کرے **ولیکن** چونکہ اکثر **عوام** اور بعض خواص مولف اور اسکے خاندان کے حالات سے واقف نہیں اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھ بھی نہیں سکتے اور اس وجہ سے انکے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مولف سے سوء ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے **لہذا** ان لوگوں کی رفع وحشت اور انکے خیال کی اصلاح وحفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر وجواب بھی اس ریویو میں مناسب معلوم ہوا۔

ہماری تحقیق وتجربہ دقیقین ومشاہدہ کردے یہ **سب** نکتہ چینیاں (مذہبی ہیں خواہ پولیٹیکل) از سر تا پا سوء **فہمی** یا دیدہ ودانستہ دہوکہ دہی پر مبنی ہیں۔ اور بجز دعوی الہام جو کچھ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہے نہ حصول خصوصیات وکمالات انبیاء کا ادعا نہ پولیٹیکل سرداری کا خیال ہے بجز مذہبی ہدایت واشاعت بندیدہ قسم وزبان کسی امر کا قصد ومقال اسلئے ہم جستہ جستہ حسب نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو میں ان نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور ان تہمتوں سے کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہیں اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

اور جواب پولیٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین وباللہ التوفیق

پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہماری معاصرین سے ایسے واقف کم نکلینگے۔ مولف صاحب ہماری ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی وشرح ملا پڑہتے تہے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے جبتک ہم مین اُنمین خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری رہی ہے اسلیے ہمارا یہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دئے جانے کے لایق ہے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے آس پاس بہی نہین پہٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ انکے والد بزرگوار مرزا **غلام مرتضی** نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (**غدر ۱۸۵۷ء**) مین گورنمنٹ کا خیرخواہ جان نثار وفادار ہونا عملاً ہی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ **ترمون** کے گھاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تہی انکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑے جاگیردار وسردار نہ تہے اپنی جیب خاص سے **پچاس گھوڑے** مع سواران وساز وسامان طیار کرکے زیر کمان اپنے فرزند دلبند مرزا نظام قادر مرحوم کے گورنمنٹ کی معاونت مین دئے جسپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسی قدر انعام بہی ملا۔ علاوہ بران ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم ولطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتھ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع وقسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر) چٹھیات خوشنودی مزاج اجنمین سے کئی چٹھیات اسوقت ہماری سامنے رکہی ہوئی ہین اوقتاً وقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن **چٹھیات** سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑی دلی جوش سے لکہی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہوسکتین اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر اپنے ایام دورہ مین ازراہ خوش خلقی ومحبت ودلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جاکر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر وفنانشل کمشنر اور صاحب

(۱۹)

لفٹننٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آیندہ کے لئے قدردانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی شرف خاندان اور قدیم خیرخواہ ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین مرزا **سلطان احمد** (فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم ضلع سے روانہ ہو چکی ہے۔ الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیرخواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ چلا آتا ہے۔ **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹھیات کے جو اسوقت ہماری پیش نظر ہین ہم تین چٹھیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہو کر اپنے ارادہ بد و نیت فاسد سے باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اسکے مولف سے بدگمان اور متوحش نہون **ہر چند** خاصکر **مولف** کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

Translate of certificate of J.M. Wilson (۹)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you & your family have certainly remained devoted, faithful & steady subjects & that your rights are really worthy of regard

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

بتہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی رئیس قادیان حفظہ

عریضہ شما مشعر بر یاد دہانی خدمات و حقوق خود و خاندان خود بہ ملاحظہ حضور اینجانب در آمد ما خوب میدانیم کہ بلاشک شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت سرکار انگریزی جان نثار و فاکیش ثابت قدم ماندہ اید و حقوق شما در اصل قابل قدر اند بہر نہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

وحالت کے سبب کوئی ایسی کارروائی نہین ہوئی مگر جس قدر خیرخواہی گورنمنٹ منصب علیا

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favorable opportunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt & your welfare

11-6-1869 Lahore

Translation of Mr Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

As you rendered great help in enlisting Sowars & supplying horses to Govt in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning up to date & thereby gained the favor of Govt a Khilat worth

حقوق وخدمات خاندان شما را ہرگز فراموش نخواہد کرد بموقعہ مناسب بر حقوق خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ وجان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار وبہبودی شما متصور است فقط

المرقوم ۱۱ جون

سنہ ۱۸۶۹ء

مقام لاہور - انارکلی

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر)

کمشنر لاہور

تہور وشجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی رئیس قادیان بعافیت باشند۔

ازانجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت وخیرخواہی ومدد دہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصہ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آجتک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور فقیروں کا ہتھیار دعا مولف نے ان ہتھیاروں کے ساتھ گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے دریغ نہیں فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھ چکے اور اپنی اسی کتاب میں جسکی اشاعت انکا شعار و زی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہیں کہ "گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بھیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑنا اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

---

servuces I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a favorable opportunity occurs.

کی کیجاتی ہے۔ ہمکو کسی اچھے موقعہ کے ملنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پاسداری کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۱۹۔ جون ۱۸۷۶ء۔

بہادر

الرقم۔ سر ڈبلیو ایچ ایچ سن صاحب

فنانشل کمشنر پنجاب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹

* **اصل کلام** مولف یہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے تلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق میں آپ فرماتے ہیں مسلمانوں پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے بہت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہیں فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہیں مگر اسجگہ ان امروں میں سے یہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہیں کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح یہ امر مکرر کرنا چاہیے کہ مسلمان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض نادان انگریزوں نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہیں اپنی ایک مشہور تصنیف میں اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہیں ہیں اور انگریزوں سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ گو یہ خیال ہنٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنیسے بعد ہے یہ ایک محض بے اصل و خلاف واقعہ ثابت ہوگا

مرزیہ صورت نہیں کہ مسلمانوں کی قوم میں سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اٹھاوے
دسکے فی حیثیت ہیں ہیں آسایش بلکہ پاتقسوم کھاوے اسکے انعامات متواترہ سے

یہ نفوس بعض کو بستانی اور بے تمیز سفہا کی نالایق مرکتیں اس خیال کی تائید کرتی ہیز
اور شاید نہیں اتفاقی شہادات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم ہی مستحکم ہوگیا ہی کیونکہ کبھی کبھی
جاہل لوگوں کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن محقق پر یہہ امر پوشیدہ
نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تہذیب سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے
مکین عیسائی تہا پس ظاہر ہی کہ انکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور اگر انکو سقابل پر
اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکھنا چاہیے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیرخواہی دولت انگلشیہ کی
کرتے رہے ہین اور کرتے ہین تو ۱۸۵۷ء مین جو کچھ فساد ہوا اُسمین بہت تھوڑے اور بدچلن لوگون کے
درکوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تہا ہرگز فسادہ مین شامل نہین ہوا
بلکہ بیشتر ایسے ہی غریب غرب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ
ہمارے والا صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے
پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خریدکے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہونچاکر سرکار مین
بطور نذر کے گذرانے اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھکر خیرخواہی دکھلائی اور جو مسلمان صاحب دولت
ملک سے انہون نے تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کئے۔ اب ہم پھر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہیز
کہ مسلمانون کی طرف سے اخلاص اور وفاداری کے بہت بڑے بڑے نمونہ ظاہر ہوچکے ہین گو ڈاکٹر صاحب
نے مسلمانون کے بعض کی وجہ سے اُن تمام وفاداریون کو نظرانداز کردیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت
اُن خصائص حمیدہ کو نہ بیان کیا جس کے ضمن مین جگہ دی اور نہ کہ بنی ہیں ہر حال ہماری بہاری
مسلمان بہائی ہیں۔ وہ سنیہ کلمہ ہون سے متاثر ہوکر نہ سے بیٹھے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی خیرخواہی
کا ثبوت ہر موقعہ مین دیتے رہے ہین چنانچہ ۱۸۵۷ء کا یہہ واقعہ سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہے
کہ جس وقت ہندوستان مین ہر طرف سے بغاوت کا شور تہا اور ہر مسلمان کا اتفاق ہے
کہ اس وقت سوائے مسلمانون کے اور کسی قوم مین اتنی طاقت اور آزادی
نہ تہی کہ وہ بغاوت کرتے ہون اور جسکے علیحدہ ہونے سے ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

پرورش پاوی پہر اسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوی۔ اور دعا سے بہی انہون نی اس گورنمنٹ کو

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پہر بڑے افسوس کی بات ہی کہ علماء اسلام اپنی جمہوری اتفاق سی اس مسئلہ کو اچہی طرح شایع نہ کرکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سی مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے انکی دین کی سستی پائی جائی اور انکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچی۔ سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہی کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائین کہ اطراف اکناف کی اہل علم کو جو اپنی مسکن کے گرد نواح مین کسیقدر شہرت رکہتی ہون اپنی اپنی عالمانہ تحریرین جنمین برطبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سی جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہی جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو اُن علماء کی خدمت مین بہ ثبت مواہیر بہیجدین کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئی منتخب کئی گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جائین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپایا جاوی اور پہر دس بیس نسخے اسکی گورنمنٹ مین اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئی جائین یہہ سچ ہی کہ بعض غمخوار مسلمانون نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہی مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پر زور ہوگا جسمین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سی ملجائینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنی سچے اور پاک اصول سی بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیرخواہی اس رعیت کی کما حقہ کہل جاویگی اور بعض کوہستانی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی۔ بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنی نفس پر واجب سمجہتی ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سی اُسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

ت ۔ فریب ۔ بیت ۔ شق ۔ خیری ۔ دعا ۔ شبہ ۔ مجبوعہ ۔ ریاض ۔ منہ ۔ پیس ۔ وہ ۔ قہ ۔ جسکی ۔ میں ۔ شمار

ے ۔ ایسے ۔ مخلوق ۔ پیدا ۔ ۔ ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کو ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور
اس ۔ وجہ ۔ سے ۔ کہ ۔ اسلام ۔ کی ۔ استحکام ۔ اور ۔ ترقی ۔ دین ۔ پنجاب ۔ میں ۔ سلطنت ۔ محمدیہ ۔ کے ۔ خدا ۔ وند ۔ تعالے ۔ سے ۔ بہت ۔ محبت ۔ رکھتے ۔ اور

13

سلطنت کو جو ۔ الحکم ۔ حق ۔ ہیں ۔ خدا ۔ کی ۔ ایک ۔ عظیم ۔ الشان ۔ رحمت ۔ ہے ۔ نہایت ۔ مفصلی ۔ یقین ۔ نہ ۔ کریں
مگر ۔ چاہیئے ۔ کہ ۔ اس ۔ سلطنت ۔ سے ۔ پہلے ۔ وہ ۔ کس ۔ حالت ۔ پُر ۔ ظالمت ۔ میں ۔ تھے ۔ اور ۔ پھر ۔ کیسے ۔ امن ۔ و ۔ امان
میں ۔ گھر ۔ بیٹھے ۔ ہیں ۔ پس ۔ فی ۔ الحقیقت ۔ یہ ۔ سلطنت ۔ انکے ۔ لئے ۔ ایک ۔ آسمانی ۔ برکت ۔ کا ۔ حکم ۔ رکھتی ۔ ہے ۔ جسکے ۔ آنے ۔ سے
سب ۔ تکلیفیں ۔ انکی ۔ دور ۔ ہوئیں ۔ اور ۔ ہر ۔ ایک ۔ قسم ۔ کی ۔ ظلم ۔ و ۔ تعدی ۔ سے ۔ نجات ۔ حاصل ۔ ہوئی ۔ اور ۔ ہر ۔ ایک
ناجایز ۔ روک ۔ اور ۔ مزاحمت ۔ سے ۔ آزادی ۔ میسر ۔ آئی ۔ کوئی ۔ ایسا ۔ مانع ۔ نہیں ۔ کہ ۔ جو ۔ ہمکو ۔ نیک ۔ کام ۔ کرنے ۔ سے
روک ۔ سکے ۔ یا ۔ ہماری ۔ آسایش ۔ میں ۔ خلل ۔ ڈال ۔ سکے ۔ پس ۔ حقیقت ۔ میں ۔ خدا ۔ وند ۔ کریم ۔ و ۔ رحیم ۔ نے ۔ اس
سلطنت ۔ کو ۔ مسلمانوں ۔ کے ۔ لئے ۔ ایک ۔ باران ۔ رحمت ۔ بھیجا ۔ ہے ۔ جس ۔ سے ۔ یہ ۔ وہ ۔ اسلام ۔ کا ۔ پہرا ۔ اس ۔ ملک
پنجاب ۔ میں ۔ سرسبز ۔ ہوتا ۔ جاتا ۔ ہے ۔ اور ۔ جسکی ۔ زراعت ۔ کا ۔ قسم ۔ حقیقت ۔ میں ۔ خدا ۔ کے ۔ احسانوں ۔ کا ۔ اقرار
ہے ۔ یہی ۔ سلطنت ۔ ہے ۔ جسکی ۔ آزادی ۔ ایسی ۔ بڑی ۔ اور ۔ مسلم ۔ الثبوت ۔ ہے ۔ کہ ۔ بعض ۔ دوسرے ۔ ملکوں ۔ سے ۔ مظلوم
مسلمان ۔ ہجرت ۔ کرکے ۔ اس ۔ ملک ۔ میں ۔ آنا ۔ پسند ۔ کرتے ۔ ہیں ۔ ۔ جس ۔ صفائی ۔ سے ۔ اس ۔ سلطنت ۔ کے
ظل ۔ حمایت ۔ میں ۔ مسلمانوں ۔ کی ۔ اصلاح ۔ کے ۔ لئے ۔ اور ۔ انکی ۔ حاجات ۔ مخلوقہ ۔ دور ۔ کرنیکے ۔ لئے ۔ وعظ ۔ ہو ۔ سکتا ۔ ہے
اور ۔ جن ۔ تقریبات ۔ سے ۔ علماء ۔ اسلام ۔ کو ۔ ترویج ۔ دین ۔ کے ۔ لئے ۔ اس ۔ گورنمنٹ ۔ میں ۔ جوش ۔ پیدا ۔ ہوتے ۔ ہیں ۔
ذکر ۔ اور ۔ نظر ۔ سے ۔ رسالے ۔ درج ۔ کا ۔ کام ۔ دیتا ۔ ہے ۔ اور ۔ عمیق ۔ تحقیقاتوں ۔ سے ۔ تمام ۔ ہے ۔ ۔ دین ۔ متین ۔ میں
تالیفات ۔ ہو ۔ کر ۔ محبت ۔ اسلام ۔ مخالفین ۔ پر ۔ جو ۔ سی ۔ کبھی ۔ تو ۔ ہے ۔ وہ ۔ میری ۔ دانست ۔ میں ۔ آجکل ۔ کسی ۔ اور ۔ ملک
میں ۔ ممکن ۔ نہیں ۔ ۔ یہی ۔ سلطنت ۔ ہے ۔ جسکی ۔ ماتحت ۔ سے ۔ علماء ۔ کو ۔ مدتوں ۔ کے ۔ بعد ۔ کویا ۔ صدہا ۔ سال
کے ۔ بعد ۔ یہ ۔ موقعہ ۔ ملا ۔ کہ ۔ بے ۔ دھڑک ۔ بجات ۔ کی ۔ الوہیت ۔ کا ۔ اور ۔ شرک ۔ کی ۔ خرابیاں ۔ سے ۔ اور ۔ مخلوق ۔ پر ۔ توحید
کے ۔ فسادوں ۔ سے ۔ نادان ۔ لوگوں ۔ کو ۔ مطلع ۔ کریں ۔ اور ۔ اپنے ۔ رسول ۔ مقبول ۔ کا ۔ صراط ۔ مستقیم ۔ کہو ۔ کر
بتلادیں ۔ کیا ۔ ایسی ۔ سلطنت ۔ کی ۔ بدخواہی ۔ جسکے ۔ زیر ۔ سایہ ۔ تمام ۔ مسلمان ۔ امن ۔ اور ۔ آزادی ۔ سے
بسر ۔ کرتے ۔ ہیں ۔ اور ۔ فرایض ۔ دین ۔ کو ۔ کماحقہ ۔ بجالاتے ۔ ہیں ۔ اور ۔ ترویج ۔ دین ۔ میں ۔ سب ۔ ملکوں ۔ سے

کا پی چھپوا کر ہند اور انگلنڈ میں اُنہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین۔ انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول ہین جایز ہو سکتی ہر عاشت وکلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دلمین لاسکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہر جس کے سایہ عاطفت مین بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین بشیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی دعدلون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی راے ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی متقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین متقلدین کے بلاد مین دم نہین مار سکتے۔ اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین مونہہ سے بات نکالنیکا موقع نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہر جسکی پناہ مین ہر ایک فرقہ اس آرام سے اپنی راے ظاہر کرتا ہر اور یہہ بات اہل حق کو لئے نہایت ہی مفید ہر کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینی کا حوصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہر راستی پہیلانیکے لئے وہی ملک مناسب ہر جسمین آزادی سوال حق وعظ کر سکتے ہین۔ یہہ بھی سمجھنا چاہیے کہ دینی جہاد دون سے اصل غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تھا اور دینی جہاد انہین ملکون کے مقابلہ ہوئے تھے جنہین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تھا اور جنہین اس کے ساتھہ وعظ ہونا قطعی محال تھا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کو ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خوابون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت نامور اور موید ہی مسلمانون پر لازم ہر کہ اس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑہاوین"۔

اور حصہ چہارم کے ابتدای اوراق مین آپ فرماتے ہین۔ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھہ گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری مین شامل ہوا اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے اور بعض نے مخت

دوستانہ معاملات سے ممنون کرکے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم اونکے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہین تا اُنکے گورے و سپید مونہہ

اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریون پر کیون ترجیح دی لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شایستگی اور حسن انتظام کے روسے ترجیح ہو اُسکو کیونکر چھپا سکتے ہین۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ مین پائی جائے الحکمۃ ضالۃ المومن الخ اور یہہ بہی سمجہنا چاہئے کہ اسلام ہرگز یہہ اصول نہین ہے کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹہاوے اُسکو ظل حمایت مین بامن و آسایش رہ کر اپنا رزق مقسوم کہاوے اُسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پہر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اُسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتہہ کرین اور منعم کا شکر بجا لاوین اور جب کبہی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آوین اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اُٹہاوین سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ مین انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہین کیا بلکہ قران شریف اور احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدون نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہین مجہکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجہ بہائیون کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جز سمجہہ بیٹھے ہین۔

ای جفاکیش نہ ضد است طریق عشاق
ہرزہ بدنام کنی چند نکونامے را (براہین احمدیہ)

جس طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بھی نورانی و منور ہون - فاسئل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرہ - اللھم اھدھم وایدھم بروح منک واجعل لھم حظا کثیرا فی دینک - الخ"

پھر ایسے شخص پر یہہ بہتان کہ اسکے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہی پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہین تو کیا ہی - خیرخواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدون کی ایسی باتین ہرگز نہ سنین اور اس کتاب یا مولف کیطرف سے بدظنی کو اپنے دلون مین جگہ نہ دین - گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہین کہ وہ ان باتون کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی - بلکہ جو ان باتون کو گورنمنٹ تک پہونچائیگا - اسکو اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی -

شاید وہ متقری حاسد اپنے افترا کی تائید مین اس کتاب کی اُن عبارات و بشارات کو جنمین مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبرین دی ہین یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہے عوام مین جنکو وہ بہکانا چاہتا ہے پیش کرین یا کر چکے ہون - لھذا اس مقام مین ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجھنے مین غلطی نہ کھائین اور ان متقرین کے دھوکہ مین نہ آجائین - پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان متقرین کے ہاتھ مارنے کا گمان ہے یہہ ہین -

(۱) آیۃ بشارت فتح اسلام - جو براہین احمدیہ مین بصفحہ ۵۱۵ منقول ہے اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۴۲)

انا فتحنا لک فتحا مبینا

(۲) آیۃ پیشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین مین بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے

ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر -

کہ کیا وہ کہتے ہین ہم سب بدلہ لینیوالی ہیں وہ سب بھگائے جائینگے اور پیٹھ پھیر دینگے -

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

(الہام آیت الفتح) کے اثنا مین جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بعالم کشف چند ورق ہاتھہ مین دئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے پہر ایک نے مسکرا کر ان ورقون کے دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کیا کہتی ہی تمہاری تصویر جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تہی اور سبز پوشاک تہی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہین اور تصویر کے یمین و یسار مین حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکہا تہا"

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۴ کتاب براہین احمدیہ

گاڈ اِز کَم اِنگ بائی ہز آرمی۔
ہی اِز ود یُو ٹو کل اینمی۔
یعنے خدا اپنا لشکر لئے آرہا ہی وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتہہ ہی۔

God is coming by his army
He is with you to kill enemy.

(۵) آیت خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین مین بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳) منقول ہو چکی ہے۔

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۲۱ کتاب کہ "پادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈینگے"۔

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب مین پائے جاتے ہین اور اُسی کے مطابق اس کتاب کے معاونون اور مولف کے معتقدون کی کلام مین الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوئے ہین۔ (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمین لفظ فتح و نصرت موجود ہین اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ؎ سب مریضون کے ہی تمہین پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب مین ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہو چکی ہے کہ اسمین کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہین۔ اسمین صاف اور کہلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ملکی فتح مراد نہین اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سی بہاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سی اسکا دلایل و بیان و حجت و برہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت و مغلوبیت مخالفین سی انکا بحث و دلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کرنے سے یہہ مراد نہین ہے کہ مولف درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ* اور بعض اوصاف مین مماثل ہی سو یہی اونکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین اور مولف کے کپڑون سے بادشاہون کی برکت ڈہونڈنے سی یہہ مراد نہین کہ انکو ظاہری بادشاہت ہو جائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظل حمایت و بادشاہت مین مولف رہتا ہے انکی زیر حکومت ہو جائینگے بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین حضرت مسیح کی وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق و جدید مین انکی بادشاہت و تسلط کی نسبت وارد† ہین۔ حالانکہ حضرت مسیح عیسائیون

---

* یہہ تشبیہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق و جدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سی (پیدایش ۱۷-۵) آدم سی (روم ۵-۱۴) اسحاق سے (پید ۲۲-۱ و ۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پہلے پہل سی (خر ۲۲-۲۹) پیتل کے حوض سی (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۲۰) وغیرہ وغیرہ سی وارد ہین جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجہہ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

† کہ وہ خدا کا تخت نشین ہی (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اسکے ملک پر آجسے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ (یسع ۹-۷ وغیرہ) مینے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اے پہلوان اپنی تلوار کو جو